GAME OVER

by Sheza Rao

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گیم اوور

از شیز اراؤ

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

دفنانے سے پہلے لاشوں کا پوسٹ مارٹم کیا گیا تھا۔۔پر پولیس نے کیس اس لیے بند کردیا کہ دونوں کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔۔چونکہ دونوں پر سے ٹرک چلایا گیا تھا۔۔سب نے اس حادثے کو ایکسیڈنٹ مان لیا تھا پر محراب نہ مان سکی تھی۔۔۔نور اسے سمجھاتی۔۔۔پر وہ ہر دفعہ چپ چاپ اٹھ کر چلی جاتی۔۔۔کہی نہ کہی کچھ لوگوں نے دل میں محراب کی بات کی حمایت کی تھی۔۔پر اس ڈر سے پیچھے ہٹ گئے تھے کہ جس کسی نے بھی ان دونوں کو مروایا ہے۔۔۔وہ انہیں بھی مروانے سے نہیں چکے گا۔ نور تو بس بچوں اور محراب کی وجہ سے چپُ تھی اور انہوں نے یہ معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا تھا۔۔

دس دن بعد اس نے اپنے گھر پر قدم رکھا تھا۔۔۔اس واقعے کے بعد وہ نور کے ساتھ ارفینج میں رہ رہی تھی۔۔۔گھر سنسان پڑا تھا۔۔۔آخری بار زویا اور رابیل ہی اس گھر سے نکلی تھی۔۔ محراب نے ہال میں آگے بڑھ کر لائٹ جلائی تو گھر روشن ہوگیا۔۔۔ محراب نے لمبی سانس کھینچی۔۔۔ہر طرف ان دونوں کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔۔۔

وہ چلی تو گئی تھی۔۔۔پر اپنی خوشبو یہاں چھوڑ گئی تھی۔۔۔

محراب نم آنکھوں سے اندر چل دی۔۔۔گھر کی حالت تھوڑی بکھری

ہوئی تھی۔۔۔وہ کمرے میں چل دی۔۔اداسی سے۔۔۔پر جب نظر سامنے ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی ۔۔تو لب خودبخود مسکرا اٹھے۔۔اس نے آہستگی سے ٹیبل پر رکھا ڈبہ اٹھایا جو کہ برینڈِڈ پرفیوم تھا۔۔جس کی پیکنگ کھلی ہوئی تھی۔۔۔

(زویاااا۔۔۔تم نے آج پھر پرفیوم استعمال کیا ہے؟محراب نے غصے سے پرفیوم دکھایا۔۔۔

نن۔۔نہیں۔۔۔تو۔۔۔زویا نے گھبراہٹ پر جلدی سے قابو پایا اور محراب سے کافی دور جاکھڑی ہوئی کہ اسے زویا پر سے اپنے پرفیوم کی خوشبو نہ آسکے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جھوٹ مت بولو۔۔یہ ڈبہ غلطی سے کھلا چھوڑ دیا تم نے۔۔۔محراب نے آنکھیں دکھائی۔۔

ہاں تو۔۔۔میں نے کرلیا استعمال۔۔۔ہم بہنیں ہے یار۔۔۔۔بائے بلڈ نہیں تو۔۔بائے ہرٹ تو ہے نا۔۔۔زویا نے شرارت سے آنکھ ماری)

محراب اداسی سے مسکرادی۔۔۔

پھر استعمال کیا تھا پرفیوم۔۔۔

لوگ آرام سے کہہ دیتے ہیں کہ موآن کرلو آگے بڑھ جاؤ۔سب بھول جاؤ پچھلا۔۔۔پر موآن کرنا اتنا آسان نہیں ہوتا۔۔۔آپ کی بہت اٹیچمنٹ ہونا۔۔اس شخص کے ساتھ جو دنیا سے رخصت ہوجائے۔۔تو نہیں ہو پاتا موآن۔۔

جتنا چاہے آگے کیوں نہ نکل جاؤ۔بھیانک ماضی ساتھ چل رہا ہوتا ہے۔ وہ کہی نہ کہی اپنی چھاپ چھوڑ جاتا ہے۔۔۔

محراب کے ساتھ بھی یہی حال تھا کہ وہ دونوں اسے ہر جگہ نظر آرہی تھی۔انکو سوچنے کے سوا محراب کچھ کر نہیں پا رہی تھی۔۔۔وہ انہیں کے خیالوں میں گم تھی۔۔وہ چلی تو گئی تھی پر اپنے ساتھ محراب کو بھی لے گئی تھی۔۔

سانسوں کے سلسلے کو نہ دو زندگی کا نام

جینے کے باوجود کچھ لوگ مر گئے

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

سیم غصے سے ڈائننگ ٹیبل کی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی۔سب متوجہ ہوئے اس وقت سب رات کے کھانے کیلئے ڈائننگ ٹیبل پر موجود تھے۔۔ٹیبل

پر بریانی کی اشتہا انگیز خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔پر سیم کا موڈ پھر بھی آف تھا کیونکہ اسے اپنے ماں باپ سے اس قدر جلدبازی کی قطعی توقع نہیں تھی۔۔زین بھی کرسی گھسیٹ کر سیم کے برابر میں آبیٹھا۔۔

پاپا مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔سیم نے سنجیدگی سے کہا تو سب متوجہ ہوئے۔۔

ہاں کہو بیٹا۔۔آفندی نے کھانا کھاتے ہوئے کہا۔۔مہرین کی سنجیدہ نظر سیم پر تھی۔

آپ نے کیا مصطفی انکل کے بیٹے سے میری شادی کی ڈیٹ فکس کردی؟ سیم نے بنا وقت ضائع کیے سیدھا اپنی بات کی۔آفندی کھانا کھاتے رکا زین نے چونک کر سیم کو دیکھا۔

یہ بات تمہیں کہاں سے۔۔۔آفندی نے نرمی سے بولنا چاہا۔۔پر سیم نے بات کاٹ دی۔

پاپا۔۔کری ہے کہ نہیں؟سیم نے سختی سے کہا تو آفندی نے لمبا سانس کھینچا۔۔مہرین نے غصے سے ہونٹ بھینچے۔۔

نہیں۔۔پر جلد ہی۔۔ڈیٹ فکس کردیں گے۔۔۔پر بات پکی ہوگئی ہے۔۔۔

آفندی نے بغیر سیم سے نظریں ملائے کہا۔زین نے حیرانگی سے سنا۔۔ اسے اس بات کی ہرگز توقع نہیں تھی اپنے ماں باپ سے کہ وہ بغیر سیم کی رضا مندی جانے رشتہ طے کردیں گے۔۔جبکہ خود اسے بھی ابھی معلوم ہوئی تھی۔۔یہ بات۔۔

ہاں۔۔۔اور یہ ہمارا حتمی فیصلہ ہے۔۔۔مہرین نے حتمی لفظ پر زور دے کر کہا۔ سیم نے غصے ضبط کیے آنکھیں بند کی۔۔۔

میری شادی کی بات۔۔؟مجھ سے پوچھے بناء ہی؟سیم صدمے سے آفندی کے آنکھوں میں دیکھا۔۔

تو کیا تمہیں شادی نہیں کرنی۔۔کرنی تو ہے نا۔۔تو پھر ابھی صحیح اور ہم تمہارے ماں باپ ہے۔۔۔جو بھی کریں گے تمہارے لیے اچھا ہی کریں گے۔۔۔مہرین نے تلملاکر کہا۔

اور بھئی۔۔۔کیا برائی ہے ان کی فیملی میں؟ہاں۔۔۔مہرین نے مزید کہا۔

یہ کہے کہ۔۔کیا اچھائی ہے ان کی فیملی میں؟سیم نے چڑ کر کہا۔۔

اچھا اور بُرا تو چھوڑو آپ نے تو مجھ سے اس متعلق بات ہی نہیں پوچھی۔۔ سیم نے غصے سے میز پر ہاتھ مارا۔۔وہ دھواں چہرہ لیے اپنے

سامنے بیٹھے اپنے ماں باپ کو دیکھ رہی تھی۔۔۔سب اس کے ردِ عمل پر تھوڑا گڑبڑائے۔۔۔پر دونوں پُرسکون رہے۔۔

آپکو مجھ پر اتنا بھی اعتبار نہیں کہ کم سے کم اطلاع ہی کردیتے۔۔۔شادی کی بلکہ مجھے تو دوسروں سے پتہ چل رہا ہے کہ میرا رشتہ پکا کردیا ہے واؤ۔۔۔آپ لوگوں کو ایسا لگتا ہے کہ میری شادی اگر جلدی نہ کی تو میں کسی بھی اپنے پسند کے لڑکے کے ساتھ بھاگ جاؤں گی۔۔۔یو نو واٹ۔۔کہ سیم باغی اور بدتمیز ضرور ہے۔۔۔پر بے شرم اور بے غیرت نہیں۔۔۔سیم نے طنزیا مسکراہٹ سے کہا اور غصے بھری نظر ڈال کر لمبے ڈگ بھرتی سیڑھیاں عبور کی اور کمرے کے دروازے کو زوردار انداز سے بند کرکے اندر گم ہوگئی۔۔۔

آپ دونوں کو سیم کی رضامندی جاننی چاہیے تھی۔۔زین نے افسوس سے کہا پھر سیڑھیاں چڑھتا۔۔سیم کے کمرے کو آہستگی سے کھولتا اندر داخل ہوگیا۔۔۔

جہاں سیم بیڈ سے ٹیک لگائے زمین پر بیٹھی تھی اور دونوں گھٹنوں کو موڑے سر اُس میں چھپائے رو رہی تھی۔۔۔زین نے اندر آکر آرام سے دروازہ بند کیا تو سیم چونکی پھر جلدی سے اپنے آنسو صاف کیے۔۔

ارے دوسروں کو رلانے والی۔۔اب خود رو رہی ہے بھئی حیرت ہے۔

زین نے مسکرا کر کہا۔۔۔اور سیم کے برابر میں ہی دونوں گھٹنے موڑے ٹیک لگائے اسی انداز سے بیٹھ گیا۔۔سیم چپ رہی۔۔

سیم تمہیں دکھ کس بات کا ہوا کہ ماما پاپا نے تمہارا رشتہ پکا کردیا۔۔تم سے پوچھے بنا ہی۔۔۔یا پھر شادی والی بات کسی دوسرے کے ذریعے پتہ چلی۔۔۔زین نے سر موڑے سیم کو دیکھا۔۔

مجھے میکال کو دیکھ کر دکھ ہوا۔۔مطلب کہ یہ نمونہ ڈھونڈا انہوں نے۔۔

سیم نے بدمزا منہ بنایا۔۔زین سر جھکائے قہقہہ مارا۔۔اسے سیم سے اس وقت۔۔۔اس بات کی ہرگز توقع نہیں تھی۔۔سیم بھی ہنس دی۔۔۔ماحول منٹوں میں جیسے خوشگوار ہوگیا۔

مطلب پوری دنیا میں ایک وہی ٹھرکی ملا تھا انہیں۔۔سیم نے مزید کہا۔

اچھا تو جب پتہ چلا تو پھر بہنا نے کیا کیا اس کے ساتھ؟زین نے شرارت سے کہا سیم نے ہنس کر اسے دیکھا۔۔

میں نے بس اسے چہرے پر نوڈلز کی بھری پلیٹ چھاپ دی اور بالوں میں ریڈ کلر کا زبردست سا پچ دیا۔۔بسس اتنا ہی۔۔۔سیم نے آرام سے

اپنا کارنامہ بتایا۔۔زین نے حیرانگی سے اپنی دہشتگرد بہن کو دیکھا۔۔

تم نے ایک سیاستدان کے بیٹے کے ساتھ۔۔۔یہ سب کیا۔۔۔؟زین نے پھٹی آنکھوں سے کہا۔۔

ہاں تو اس میں کیا ہے۔۔؟میں تو میکال کو کافی دفعہ تنگ کرچکی ہوں۔۔ سیم نے کندھے اچکائے۔۔۔زین بغور سننے لگا۔

بھئی پہلے میں نے اس پر پانی سے بھرے غبارے پھیکے تھے۔۔۔اوپر سے۔۔۔دوسری دفعہ اس کے کپڑوں پر کول ڈرنک گرادی تھی۔۔۔اور ہاں تیسری دفعہ اسے خود گرایا تھا۔۔۔اپنی ٹانگ آگے کرکے۔۔اورررر۔۔ سیم سنجیدگی سے انگلیوں پر سوچ سوچ کر گننے لگی۔زین نے ٹوکا۔

ارے بہنا۔۔۔تمہارا بھی کیا کہنا۔۔۔۔زین نے فخریہ سیم کے کندھے پر تھپکی دی۔۔

چلو میں پھر ماما پاپا کو منع کرکے آتا ہوں کہ تم راضی نہیں ہوں۔۔۔۔ زین نے اٹھ کر کہا اور دروازہ کھولنے آگے بڑھا۔۔سیم نے چونک کر سر اٹھایا۔۔

زی بھائی۔۔سیم نے آواز دی تو وہ رکا اور اسے دیکھنے لگا۔۔۔سوالیہ انداز

سے۔۔

آپ منع نہ کرے میں۔۔۔میں راضی ہوں۔۔سیم نے کہا تو زین حیرانگی سے سامنے بیٹھی اپنی عجوبہ بہن کو دیکھنے لگا۔۔۔جو ایک پل میں کچھ۔۔۔ تو دوسرے پل میں کچھ۔۔۔

دیکھو تم پر کوئی پریشر نہیں ڈالے گا۔۔۔بلیو می میں سب ٹھیک کردوں گا۔۔۔ایک دفعہ سوچ لو۔۔۔یہ زندگی کا سوال ہے۔۔۔زین نے کہا۔۔

بھائی یہ بات آپ اور میں۔۔دونوں جانتے ہیں کہ پاپا اپنی بات سے پیچھے نہیں ہٹنے والے اور نہ ہی مصطفٰی انکل ہمارا انکار آرام سے سہہ جائیں گے گھما پِھرا کر بات مجھ تک ہی پہنچی ہے۔۔۔تو کیوں نہ باتوں اور وقت کو ضائع نہ کیا جائے۔۔جو کہ۔۔کل پرسوں ہونا ہی ہے۔۔۔انکار کے باوجود بھی۔۔۔تو کیوں نہ ہاں بول کر سمجھوتہ کرلیا جائے۔۔۔بھئی بعد میں بھی تو یہی کرنا ہے۔۔۔تو پہلے ہی سہی۔۔۔سیم نے مسکراکر سر اٹھائے زین کو دیکھا۔۔۔زین جیسے اس کی بات سن کر فریز ہوگیا۔۔۔(ہاں وہ صحیح تو کہہ رہی ہے۔۔۔)اُسے اپنی بہن اس ساری سچویشن میں بے قصور لگی۔۔

بھائی۔۔۔۔سیم کے بولنے پر وہ اپنے خیالوں سے نکلا۔۔۔سیم ہاتھ جھاڑتی کھڑی ہوئی۔۔۔

میرا زندگی جینے کا ایک فارمولہ ہے کہ جب انسان زندگی کی تلخ باتیں اور مشکل حالات کو جلدی سے ہضم کرلے اور اس کے ساتھ سمجھوتہ کرلے نا۔۔تو وہ پہلے سے زیادہ کڑوی اور مشکل نہیں لگے گی اور زندگی تھوڑی بہت آسان ہوہی جائے گی۔۔سیم نے مسکرائے کہا۔۔زین کی پُرسوچ نگاہیں اس کے چہرے پر گھوم گئی۔۔

اور بھائی۔۔میکال اتنا بُرا بھی نہیں ہے ویسے۔۔آپ فکر نہ کرے۔۔سیم نے ہنس کر کہا۔۔زین بھی دھیما سا مسکرایا۔۔اور چہرے پر الجھن لیے کمرے سے باہر چل دیا۔۔سیم نے اداسی سے زین کو پریشانی کی حالت میں باہر جاتے دیکھا۔۔۔

پورے گھر کو روشن کرے۔۔۔محراب کمرے میں رکھے بیڈ پر لیٹی سورہی تھی۔۔۔اس وقت رات کا دوسرا پہر شروع ہوگیا تھا۔۔باہر بارش ہورہی تھی۔۔۔جوکہ کبھی تیز ہوجاتی۔۔۔تو کبھی ہلکی۔۔۔کھڑکی کھلی ہونے کے باعث ہوا کمرے میں داخل ہورہی تھی۔۔۔گھر خاموشی میں ڈوبا تھا۔۔۔

اچانک محراب کو اپنے کان کے قریب کچھ سرگوشی سنائی دی۔۔۔جیسے کوئی اس کا نام پکاررہا ہے۔۔۔اس کے نام کی سرگوشی کئی الگ انداز سے

کی گئی۔۔۔جس کو وہ پہچاننے کی کوشش کررہی تھی۔۔۔سوتے ہوئے چہرے پر الجھن کی لکیریں ابھر آئی۔۔۔آواز کی بازگشت قریب سے قریب تر ہونے لگی۔۔

محراب۔۔۔اپنے بلکل قریب آواز پر محراب سوتے ہوئے جاگی۔۔۔اسے جو پہلے خواب لگ رہا تھا۔۔۔وہ حقیقت میں سنائی دیا۔۔۔پسینے سے تر ماتھا اور کچی نیند سے لال ہوتی آنکھیں لیے وہ ہڑبڑا کر اٹھی۔۔پریشانی سے اپنے اردِ گرد نظر ڈالی۔۔تو کمرے کا ماحول کافی پُرسرار پایا۔۔۔محراب نے سردی کے احساس سے کمفرٹر کو سینے تک اوڑھے اپنا وہم سمجھ کر دوبارہ لیٹ گئی۔۔۔اور آنکھیں موند لی۔۔

محراب دروازہ کھولو۔۔۔کھولو دروازہ۔۔دوبارہ سرگوشی ہونے پر محراب کی آنکھیں کھل گئی۔۔۔(کوئی دروازہ کھٹکھٹا رہا ہے)ذہن بیدار ہوا۔۔محراب فوراً کمفرٹر کو پرے کرکے ننگے پاؤں کمرے سے نکلی۔۔۔۔

بے ہنگم بال کمر پر بکھرے،سفید کیپری پر پنک اونچی سی کُرتی میں ملبوس،بغیر ڈوپٹے کے وہ ہڑبڑاہٹ میں دروازہ کھولنے لگی۔۔۔اور کھول کر باہر نظر ڈالی تو گلی کو سنسان پایا۔۔جبکہ بارش تڑاتڑ برس رہی تھی۔۔ کچھ بھی تو نہیں تھا۔۔۔جس کی وہ توقع کررہی تھی۔۔۔

وہ مین گیٹ کو بند کرنے ہی لگی تھی کہ۔۔۔اسے دور سے کسی کی جھلک نظر آئی سفید سی جھلک۔۔وہ حیرانگی سے تھوڑا آگے ہوکر سر باہر نکالے دیکھنے لگی۔۔۔آنکھیں چھوٹی کیے اُسے دو ہیولے پیٹھ موڑے نظر آئے۔۔ (زویا اور رابیل)محراب نے زیرِ لب کہا۔۔

وہ گیٹ کو پورا کھولے باہر نکل آئی اور خود سے دور ہوتے عکس کے پیچھے بھاگنے لگی ننگے پاؤں۔۔۔

چند ہی منٹوں میں وہ دور نکل آئی۔۔وہ پوری بھیگ گئی تھی۔۔اب وہ دونوں عکس رکے تو وہ بھی رکُی۔۔حیرانگی اور خوشی سے۔۔۔ان دونوں نے مڑکر محراب کو دیکھا۔۔۔تو وہ فریز ہوگئی۔۔۔ایک ہی جگہ جم سی گئی۔۔

وہ دونوں زویا اور رابیل تھی۔۔۔پُرنور مسکراہٹ سجائے۔۔سفید لمبی سی فروک میں ملبوس۔۔جو کہ بلکل بھی بھیگی ہوئی نہیں تھی۔۔بارش ان پہ تو برس ہی نہیں رہی تھی۔۔

ہمیں مت بھولنا۔۔۔پارٹنر۔۔۔۔دونوں کی آواز میں سرگوشی ہوئی محراب کے کانوں میں۔۔محراب نم ہوتی آنکھوں کو پھاڑے دونوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔جو بنالب ہلائے اس کے کان کے قریب سرگوشی کر گئی تھی۔۔

پھر وہ دونوں ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے اپنا رخ آگے کیے بڑھنے لگی۔۔
محراب سحر سے باہر نکلی۔۔

نہیں۔۔۔محراب نے کہا اور ننگے پاؤں پیچھے دوڑپڑی دوبارہ سے۔۔۔

وہ دوڑتی مین روڈ پر آگئی۔۔۔جہاں رات کے اس پہر کوئی ذی روح نہ تھی۔وہ عکس آنکھوں کے سامنے جیسے یک دم غائب ہوگیا چلتے چلتے۔۔
محراب چیختی ان تک پہنچی۔۔۔پر اب وہاں تو کچھ نہ تھا۔۔۔

بارش۔۔محراب کو پورا بِھگا کر اب کم برس رہی تھی۔۔۔اس نے روتے ہوئے پاگلوں کی طرح گردن ادھرِ اُدھر موڑی۔۔۔اب ہر جگہ کسی نہ کسی کا سایہ دکھ رہا تھا۔۔۔ کہی اس کی ماں کا، کہی بہن۔۔۔تو کہی زویا اور رابیل۔۔۔سب گڈمڈ ہورہا تھا۔۔وہ دونوں ہاتھوں سے سر کو پکڑے پاگلوں کی طرح رورہی تھی۔۔۔سب گھوم رہا تھا۔۔۔کانوں میں شور بڑھتا جارہا تھا۔۔۔وہ کانوں میں ہاتھ رکھتی۔۔۔سر کو نیچے اور آنکھوں کو میچے رورہی تھی۔۔۔

پھر دور سے کچھ مدھم آوازیں آنے لگی۔کسی کے گانے گنگنانے کی۔۔ جیسے کوئی بڑی خوشی سے گنگنارہا ہو۔۔۔۔وہ روتے روتے ٹھہر گئی۔۔آواز کو غور سے سننے لگی،ایسی آواز جس نے وقت کو روک دیا تھا۔۔اب کوئی

شور نہ تھا۔۔بس اس گانے کی آواز تھی۔۔جو گونج رہی تھی۔۔۔محراب نے سر اٹھائے جہاں سے آواز آرہی تھی۔۔۔وہاں مڑ کر دیکھا۔۔۔۔

دوسرے روڈ کے آخری سرے پر دونوں لڑکیاں ایک دوسرے کے کندھے پر اپنے ہاتھ پھیلائے جھوم کر گارہی تھی۔۔۔جب کہ ان سے فاصلہ بنائے کچھ قدم کی دوری پر ایک اور لڑکی چل رہی تھی۔۔

وہ دونوں لڑکیاں بنا شرمائے۔۔۔تیز آواز میں جھوم کر گارہی تھی۔۔۔جو کہ سنسان سڑک پر ایک الگ ہی دھن سنائی دے رہی تھی۔وہ شرارت سے سر پیچھے پھیکے قہقہے مار رہی تھی۔۔۔ایک دوسرے کے سنگ چلتی زمین پر آتے چھوٹے پتھروں کو پاؤں سے اچھال کر پھیک رہی تھی۔۔انہیں کسی کی بھی پرواہ نہیں تھی۔۔۔وہ اپنی مستی میں گم تھی۔۔۔

Give me some sunshine

Give me some rain

Give me another chance....

I wanna grow up once again...

وہ دونوں زویا اور رابیل تھی جبکہ ان کے پیچھے شرمندگی سے تھوڑے

فاصلے پر چلتی محراب۔۔وہ دونوں ہمیشہ سے آگے چلتی آئِ تھی۔۔۔اپنے منفرد انداز سے۔۔۔۔اور اپنی مستی میں۔۔۔انہیں کسی کی بھی پرواہ نہیں ہوتی تھی۔۔۔جبکہ محراب۔۔۔۔وہ تو ہمیشہ ان سے دو قدم پیچھے ہی رہی تھی۔۔۔آج بھی وہ دونوں کافی آگے نکل گئ تھی۔۔۔۔اور ہمیشہ کی طرح محراب پیچھے ہی کہی رہ گئ تھی۔۔۔۔بہت دور کہی۔۔۔

محر۔۔۔کسی نے اسکا کندھا تھاما پیچھے سے۔۔۔محر نے کندھا جھٹکا اور آگے بڑھنے لگی۔۔ایک ٹرانس میں۔۔۔

محر کہاں جارہی ہو۔۔۔تم؟۔۔۔رکو۔۔۔حیدر نے غصے سے محراب کا آگے بڑھ کر کندھا پکڑا۔۔۔وہ جیسے خواب سے جاگی۔۔۔اور حیرانگی سے اردِ گرد دیکھنے لگی۔۔۔

تم اس وقت۔۔۔اس حالت میں باہر کیا کررہی ہو۔۔۔۔یعنی امی کو صحیح پریشانی ہورہی تھی۔۔۔حیدر نے غصے سے کہا۔۔محراب نے بوکھلائی نظر حیدر پر ڈالی جو سفید شلوار قمیض پر مردانہ شال لیے غصے سے اسکا کندھا پکڑے کھڑا تھا۔۔۔

میں؟میں یہاں کیا؟ہاں۔۔میں وہ زویا اورارابیل کو لینے آئی ہوں۔محراب نے ٹرانس میں کہا۔۔۔اور انگلی اٹھائے پیچھے کی طرف اشارہ کیا۔۔۔حیدر

نے اس طرف دیکھا تو کچھ نہ تھا وہاں۔۔۔حیدر نے محراب کو دیکھا جو پوری بھیگی۔۔۔نیند سے بوجھل آنکھیں۔۔۔کیچڑ سے لبریز پاؤں اور بال ہلکے نم پشت پر بکھرے۔۔۔اپنے حواسوں میں نہیں لگ رہی تھی۔۔

چلو تم گھر۔۔۔چلو۔۔۔حیدر نے کندھا پکڑے محراب کو گھسیٹا۔۔۔جو اپنا کندھا جھٹک گئی۔۔۔۔

نہیں۔۔۔۔مجھے ان دونوں کو لیکر جانا ہے۔۔۔وہ دونوں اکیلی کھڑی مجھے پکار رہی تھی۔محراب نے بگڑتے ہوئے کہا۔۔۔حیدر کو محراب اس وقت پاگل لگی۔۔

محراب۔۔۔۔وہ دونوں ہمیشہ کیلئے چلی گئی ہیں۔۔۔تم۔۔تم چلو گھر۔۔حیدر نے نرمی سے کہا اور اسکا بازو پکڑنا چاہا پر محراب سے اسکا ہاتھ جھٹکا غصے سے۔۔۔

کیوں؟کیوں۔۔گئی۔۔۔؟آخر میرے ساتھ ہی کیوں ایسا ہوتا ہے؟مجھے ہی کیوں سب چھوڑ کر چلے جاتے ہیں؟میں نے تو کسی کا برا تک نہیں سوچا تو پھر میرے ساتھ یہ سب۔۔بُرا کیوں ہورہا ہے؟محراب نے بگڑے بچے کی طرح رونا شروع کردیا۔بارش نے تھوڑا زور پکڑا اور حیدر بھی بھیگنے لگا۔۔۔اسکا غصہ جیسے ہوا ہوگیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsanay|Articles|Books|Poetry|Interviews

محر۔۔۔حیدر نے نرمی سے اسکی آنکھوں میں دیکھا تو وہ اور زور سے رونے لگی۔۔۔دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے۔۔

مجھے سب چاہیے۔۔مجھے اپنی امی۔۔۔بہنیں۔۔۔دوست۔۔۔سب۔۔۔سب چاہیے مجھے۔۔محراب روتی ہوئی۔۔۔بچوں کی طرح فریاد کرنے لگی۔حیدر کا صبر جواب دے گیا۔۔۔

چلے گئے وہ سب۔۔اب واپس نہیں آنے والے۔۔۔اتنی سی بات تمہیں سمجھ میں نہیں آتی۔۔تم اکیلی نہیں ہو اس دنیا میں جس نے کچھ کھویا ہے۔۔۔میں نے بھی تو اپنا باپ اور اپنی چھوٹی بہن کو کھویا۔۔۔میری ماں نے بھی تو ایک شوہر اور بیٹی کو کھویا۔۔۔اس دنیا میں سب ہی نے کسی نہ کسی کو کھویا ہے۔۔محر بی بی۔۔۔لیکن سب جی رہے ہیں نا۔۔۔زندگی رکی تو نہیں کسی کی بھی۔۔۔تو تم کیوں الگ سے روگ لگائے بیٹھی ہو ہاں؟

حیدر نے بگڑتے ہوئے ساری بھڑاس نکالی وہ بھی اب مکمل بھیگ گیا تھا۔۔۔محر رونا بھول کر حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

چلو۔۔۔چپ چاپ گاڑی میں بیٹھو۔۔۔اور یہ شال اوڑھو۔۔۔حیدر نے ڈپٹا تو اس نے شال کو اپنے گرد لپیٹ لیا۔۔۔اور گاڑی کی سمت جانے لگی۔۔

چپ چاپ۔۔۔حیدر بھی چل دیا۔۔

آئندہ۔۔۔تمہیں کبھی اکیلا نہیں چھوڑیں گے ہم۔حیدر گاڑی میں بیٹھتے کہا۔۔۔محراب بھی بیٹھ گئی اور شرمندگی سے سر جھکا گئی۔۔۔

صحیح وہم تھا امی کا۔۔اس لیے میں تمہیں دیکھنے اس وقت باہر نکلا۔۔۔تو پھر دیکھ لیا ورنہ تو تم پتہ نہیں کہاں نکل جاتی۔۔حیدر نے گاڑی اسٹارٹ کی محراب شیشے سے باہر دیکھنے لگی۔۔۔

حد ہے۔۔۔پتہ نہیں کب سے۔۔محترمہ گشت لگاتی پھر رہی تھی۔۔گلیوں میں۔۔حیدر نے غصے بھری نظر ڈالی جہاں محراب دنیا جہاں سے بے خبر شیشے سے باہر ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔گھر کے آگے گاڑی رکی تو وہ چونکی۔

جاؤ جاکر حالت درست کرو۔۔میں یہی گاڑی میں بیٹھا ہوں۔حیدر نے تھوری نرمی سے کہا۔محراب نے سراٹھائے حیدر کودیکھا۔۔اور گاڑی سے باہر اتری۔۔۔

حیدر میں رہ لوں گی۔۔اور وہ تو میں نیند میں چل۔۔ حیدر نے اس کی بات کاٹ دی۔

چپ چاپ وہ کرو جو کہا ہے۔۔اب میں کوئی رسک نہیں لے سکتا اور

ابھی تو یہ بات امی تک نہیں پہنچی۔۔۔ابھی ان کو پتہ چلے گا نا۔۔تو وہ ہی تمہیں صحیح کا ٹھیک کریں گی۔۔حیدر نے کہا۔۔۔محراب شیشے میں جھکی پریشانی سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔

پلیززز آنی جان کو مت بتانا وہ پریشان ہوجائیں گی۔محراب نے منت کی حیدر نے اسے دیکھا۔۔جو کافی پریشانی میں دوبارہ بارش میں بھیگ رہی تھی۔۔(پاگل لڑکی)

اچھا ٹھیک نہیں بتاؤں گا۔کوئی بہانہ کردوں گا۔۔تم آجاؤ فورا۔۔حیدر نے نرمی سے کہا۔محراب پھر بھی کھڑی رہی۔۔۔آنکھوں میں آس لیے۔۔

نہیں بتاؤں گا۔۔۔بھئی۔۔۔حیدر نے کوفت سے کہا۔۔۔

پرامس نا؟محراب نے کہا۔۔حیدر نے ڈیش بورڈ پر پڑا موبائل اٹھایا۔۔غصے سے۔

ٹھیک۔۔میں ابھی بتا ہی دیتا۔۔ہوں۔۔۔تمہیں میری بات کا یقین نہیں ہے نا۔۔۔حیدر نے موبائل پکڑے کہا۔۔۔تو وہ ڈر گئی۔۔

اچھاا اچھا۔۔۔میں جلدی سے آتی ہوں۔۔بس آنی جان کو مت بتانا۔۔۔ محراب نے کہا اور کھلے گیٹ سے اندر چلی گئی۔۔۔حیدر اسکی حرکت پر

مسکرایا۔۔اور موبائل ڈیش بورڈ پر رکھا۔۔

تھوڑی ہی دیر میں وہ گاڑی میں آبیٹھی اور سردی سے چھینک ماری۔۔

حیدر نے افسوس سے دیکھا۔۔

لگ گئی نا سردی۔۔۔اب امی کی احتیاط کو برداشت کرنا تم۔۔۔حیدر نے کہا۔۔محراب دوبارہ چھینکی۔۔حیدر نے گاڑی کا ہیٹر آن کیا۔۔۔اور گاڑی اسٹارٹ کی۔۔

اب کی بار گاڑی میں دوبارہ چھینک کی آواز گونجی پر وہ حیدر کی تھی۔ محراب نے بھی افسوس سے اسے دیکھا۔۔جیسے اس سے بہت بڑا جرم ہوگیا ہو۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔تمہاری وجہ سے ہوا ہے یہ۔۔۔اف اب امی کا وہ عجیب سا کاڑھا پینا پڑے گا۔۔حیدر نے اسے ڈپٹا پھر اپنی حالت پر افسوس کیا۔۔سوچتے ہوئے بھی اس کاڑھے کا عجیب سا ذائقہ میں گھل گیا۔۔جس پر حیدر نے جھرجھری لی۔۔

اب دونوں ہی وقفے وقفے سے چھینک رہے تھے۔(سردی کو انجوائے جو کیا تھا۔۔۔اب بھگتو۔۔۔)

گاڑی اپنی منزل کی جانب روا تھی۔محراب شیشے سے باہر دیکھنے لگی۔۔۔تو اس کی نظر اسی روڈ پر پڑی تو پھر اسے وہی دونوں پیٹھ موڑے نظر آئی۔۔۔وہی انداز۔۔۔وہی قہقہے۔۔۔اور وہی گانا گنگناتے ہوئے۔۔۔۔

Give me some sunshine

Give me some rain

Give me another chance....

I wanna grow up once again...

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں آج بہت پرجوش ہوں کیونکہ میرے کالج والے کچھ شورٹ کورسس کیلئے لندن بھیج رہے ہیں اور ان کورس میں فیشن ڈیزائننگ کا بھی کورس ہے جس میں آج کل میں انٹرسٹ لے رہی ہوں اور میں نے یونیورسٹی آف آرٹس میں ایڈمیشن لینے کا فیصلہ کیا ہے۔میں ایڈمیشن فارم لے آئی ہوں اب چاچو سے مجھے اجازت لینی ہے اور مجھے پورا یقین ہے کہ چاچو مجھے بخوشی اجازت دے دیں گے۔وہ میری بات کبھی رد نہیں کرتے۔۔۔

شانزے نے اپنی ڈائری بند کی اور اسے بیڈ کی سائٹ ٹیبل پر رکھ دیا۔

پھر بیڈ سے اٹھ کھڑی ہوئی گھڑی پر نظر ڈالی تو چہرے پر مسکراہٹ آ ٹھہری۔۔۔

اب چاچو چائے پئیں گے۔۔شانزے نے زیرِ لب کہا اور بالوں کو کیچر میں مقید کرکے ڈوپٹہ گلے میں ڈالا۔بلیو جینز پر سفید کرتی پہنے شانزے نے آئینہ میں اپنا عکس دیکھا۔۔پھر باہر دوڑی۔۔۔ابھی کمرے سے نکلی ہی تھی کہ۔۔۔کسی پتھر چیز سے زوردار ٹکرائی اور زمین بوس ہوگئی۔۔

ائے اللہ۔۔یہاں کہاں سے دیوار آگئی؟اپنے ماتھے پر ہاتھ رکھ کر شانزے کراہی۔۔سر اٹھایا تو فرحان کو کھڑا پایا جو غصے سے اسے گھور رہا تھا۔۔ کالے گھنے بال بل پڑے ماتھے پر گرے،لمبا قد اور غصے سے بھری سیاہ آنکھیں جو شانزے پر گڑی تھی۔۔

محترمہ کبھی زمین پر بھی دیکھ کر چل لیا کرے۔ہر وقت ہواؤں میں اڑنا ٹھیک نہیں۔۔فرحان نے نخوت سے کہا۔غصے سے دو تین بڑے قدم لے کر سیڑھیاں عبور کی اور نیچے چلا گیا۔۔۔

پتہ نہیں۔۔اس شخص کو مجھ سے کیا مسئلہ ہے؟شانزے ہاتھ جھاڑتی کھڑی ہوئی پھر نیچے چلی آئی۔۔لاؤنج میں نظر ڈالی تو رضا کو کتاب پڑھنے میں گم پایا۔۔

شانزے کچن میں آگئی اور دودھ پتیلی میں ڈال کر چولہے پر چڑھا دیا وہ رضا کیلیئے چائے بنانے لگی۔۔تھوڑے ہی وقت میں چائے بنائے۔وہ دو کپوں میں ڈال کر ٹرے میں رکھے اور کچن سے لے کر لاؤنج میں آئی جہاں ایک صوفے پر رضا کتاب پڑھ رہا تھا۔ان کے برابر میں میشا لاؤنج میں لگے ایل ای ڈی پر کوئی ڈرامہ دیکھ رہی تھی جبکہ فرحان۔۔۔رضا کے بائیں جانب صوفے(جو کہ پہلے رکھا تھا)پر بیٹھا موبائل میں مصروف تھا۔جب شانزے ٹرے لیے لاؤنج میں آئی تو سب متوجہ ہوئے۔۔۔رضا کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔۔

چاچو میں خود چائے بناکر لائی ہوں۔۔شانزے نے فخر سے کہا اور آگے بڑھنے لگی۔۔۔پر پہلے صوفے پر بیٹھے فرحان نے نامحسوس انداز سے اپنی ٹانگ آگے کردی۔۔تو جو شانزے بڑی خوشی سے ٹرے آگے بڑھ کر میز پر رکھ رہی تھی۔۔وہ اچانک سے ٹانگ سے ٹکرا گئی اور ڈز بیلینس ہونے کی وجہ سے جھک کر ایک ہاتھ ٹیبل پر رکھا۔۔جبکہ دوسرے ہاتھ میں صرف ٹرے رہ گئی تھی۔۔چائے کے دونوں کپ چائے سمیت اس کے پاؤں پر گرے تھے۔۔۔

آہ اللہ۔۔۔میرے پاؤں۔۔وہ بہت بُرا چیخی تھی۔۔اس کے دونوں پاؤں

جلنے کے ساتھ ساتھ زخمی بھی ہوگئے تھے۔۔۔وہ کِراہ کر نیچے بیٹھ گئی اپنے پاؤں کو تھامے اور زاروقطار رونے لگی۔۔رضا فورا فرحان کو سائٹ میں کرتا شانزے کو جھک کر دیکھنے لگا۔۔میشا بھی چونکی۔۔ناگواری سے۔۔

جب کام کرنا ہی نہیں آتا تو کرتی کیوں ہو؟میشا نے طنز کیا ۔رضا نے مڑ کر اس پر غصے بھری نگاہ ڈالی تو وہ منہ بناتی دوبارہ ڈرامے کی طرف متوجہ ہوگئی اور فرحان پرُسکوں سا صوفے پر بیٹھا۔۔کاروائی دیکھتا رہا۔۔

چاچو۔۔۔میرے پاؤں۔۔۔بہت۔۔۔بہت زیادہ درد کررہے ہیں۔۔شانزے پاؤں پکڑتی رضا کو بولی تھی۔۔رضا جلدی سے اٹھتا اندر سے فرسٹ ایڈ باکس لایا۔۔۔اور اس میں جلن دور کرنے کی کریم لے کر شانزے کے دونوں پاؤں پر لگانے لگا۔۔

فرحاااان۔۔۔۔۔رضا دھاڑا تو فرحان گھبرایا اور موبائل کو ٹیبل پر رکھتا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

یہ ٹوٹے کپ اٹھاؤ۔۔یہاں سے۔۔انہیں پھینکو جاکر۔۔ رضا نے آگ بگولہ ہوکر کہا۔۔۔فرحان دانت پیستا شانزے کو دیکھنے لگا۔۔۔میشا ریموٹ ٹیبل پر پٹختی کھڑی ہوئی۔۔۔

اب آپ اسکے پاؤں پر پڑے کپ فرحان سے اٹھوائیں گے؟میشا نے نخوت سے کہا۔فرحان نے گردن اکڑائی۔۔شانزے نے نم آنکھوں سے سر اٹھائے دو بے حس انسانوں کو حیرانگی سے دیکھا۔۔

تمہیں شرم نہیں آتی کہ۔۔بچی کے پاؤں اس قدر زخمی ہوگئے ہیں۔۔جھلس گئے ہیں۔۔۔تمہیں ذرا رحم نہیں آرہا۔۔۔بڑے آرام سے بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی ہو۔۔۔رضا اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔اور غصے سے چیخنے لگا۔۔۔میشا تلملائی۔۔۔

چل فرحان اب تیرے باپ کو یہ منحوس لڑکی ہی نظر آئی گی۔۔۔۔میشا نے نخوت سے کہا اور فرحان کا ہاتھ پکڑتی کمرے میں چل دی۔۔رضا نے شرمندگی سے آنکھیں میچی۔۔۔

وہ شانزے کی جگہ کبھی اس گھر میں نہیں بنا سکتا تھا۔۔۔نہ گھر میں اور نہ ہی اس گھر میں رہنے والوں کے دلوں میں۔۔۔۔

رضا نے مڑکر شانزے کو سہارا دیئے صوفے پر بٹھایا تو وہ سسکتی اور کراہتی صوفے پر بیٹھ گئی۔رضا نے نیچے پڑے کپ اٹھائے۔۔۔اور انہیں ڈسٹ بین میں پھینک آیا۔۔۔پھر شانزے کے برابر آبیٹھا۔اور شانزے کے پاؤں دیکھنے لگا۔۔

چاچو۔۔شانزے کی نرم آواز پر رضا نے سر اٹھایا تو شانزے کی نم آنکھوں کو دیکھا۔۔۔اس کو دل ڈوب گیا۔۔۔

مجھے گھر میں یا کسی کے بھی دل میں جگہ نہیں چاہیے۔۔شانزے نے ہلکی مسکان سجائے درد سے کہا۔۔۔۔رضا نے لمبا سانس کھینچا۔۔۔

میرے لیے۔۔۔میرے چاچو کا پیار اور ان کے دل میں چھوٹی سی جگہ ہی کافی ہے۔۔شانزے نے کہا۔رضا تھکان زدہ سا مسکرایا۔۔

(آج میرے پاؤں میں چوٹ لگنے کے باعث میں اپنی بات نہ کہہ پائی اب ڈاکٹر نے مجھے ریسٹ کرنے کو کہا ہے جب تک زخم ٹھیک نہیں ہوجاتے یعنی کہ اب میں اس کمرے میں قید ہوگئی ہوں۔۔اُف اللہ۔۔۔

اس پاؤں کی چوٹ نے تو سب کچھ خراب کردیا۔۔۔اب اگلے ہفتے تک کا میرے پاس ٹائم ہے فارم جمع کرانے کا پھر فارم سبمینٹ ہونا بند ہو جائیں گے۔۔لیکن مجھے یہ کورس کرنا ہے۔۔۔جس کے لیے جلد سے جلد چاچو سے اجازت چاہیے۔۔۔تاکہ میں اپنا خواب پورا کرسکوں۔۔۔۔ایک مشہور فیشن ڈیزائنر بننے کو خواب)

رات کی تیز بارش سے صبح پُرنم تھی۔۔بھینی بھینی خوشبو ہر طرف

پھیلی ہوئی تھی۔پرندوں کی چہچہاہٹ نے ماحول کو خوشگوار بنا دیا تھا۔ تراب باجماعت فجر کی نماز پڑھ کر کچن میں موجود تھا۔۔اور سوچوں میں گم اپنی اور دادی کیلیئے چائے بنارہا تھا۔۔دونوں کا روز معمول تھا کہ فجر کی نماز پڑھنے کے بعد دونوں مل کر چائے پیتے پھر قرآن پڑھتے۔۔۔اس کے بعد تراب جوگنگ کرنے چلا جاتا۔۔جب تک ملازمہ آجاتی اور دادی اس کے ساتھ مل کرنا ناشتہ بنواتی۔۔

ارے۔۔۔بیٹا منا۔۔۔کس سوچ میں گم ہو؟چائے ابھی تک نہیں بنی۔۔۔ دادی کچن میں داخل ہوتی تو۔۔۔تراب کو شیلف کے سامنے کھڑا کسی سوچ میں گھرا پایا۔۔تراب اچانک سے دادی کے آجانے پر گھبرایا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ بس کچھ نہیں۔۔۔۔تراب نے دونوں کپوں میں چائے ڈالی۔۔۔

تم بھی محراب کے بارے میں ہی سوچ رہے ہو۔۔۔نا۔۔؟ دادی نے کن آنکھیوں سے تراب کو دیکھا۔جس کے چہرے پر یک دم حیرانگی آئی پھر وہ جلد ہی سنبھل گیا۔۔۔دادی کائنٹر چیئر پر بیٹھ گئی۔۔۔

نہیں۔۔میں تو بس کیس کے بارے میں سوچ رہا تھا۔۔تراب بھی برابر والی کرسی پر بیٹھ گیا۔۔

اچھاااا۔۔بھئی مجھے تو بڑا دکھ ہوا۔۔۔نور(امو جان)تو تھوڑا سنبھل گئی ۔۔پر محراب بے چاری۔۔اس کو کافی صدمہ پہنچا ہے۔۔۔ظاہر ہے وہ رہتی جو ان کے ساتھ تھی۔اسے ان دونوں سے محبت جو تھی۔۔بس اللہ اسے صبر دے۔۔۔۔ہوتا ہے درد۔۔۔جب کوئی اپنا چلا جائے نا۔۔۔تو ہوتا ہے۔۔۔مجھے بھی ہوا تھا۔۔جب میرے جوان بیٹا اور بہو۔۔۔مجھے چھوڑکر چلے گئے تھے۔۔۔پر مجھے حوصلہ مل گیا تھا۔۔۔تجھے دیکھ کر۔۔۔ ورنہ میں تو کب کی اس دنیا سے چلی گئی ہوتی۔۔۔۔۔دادی نے سرد آہ بھر کر کہا۔۔تراب نے خفگی سے دادی کو دیکھا۔۔۔

دادی۔۔۔۔اللہ اسے۔۔۔جلد ہی حوصلہ دے گا۔۔۔وہ سنبھل جائے گی۔۔ تراب نے تسلی دی۔۔۔دادی نے ہاں میں سرہلایا۔۔

دونوں کے بیچ کچھ دیر کی خاموشی رہی۔دونوں چائے پیتے ایک ہی انسان کے بارے میں سوچ رہے تھے۔۔۔

ویسے بیٹا منا۔۔ان دونوں بچیوں کا ایکسیڈنٹ تو نہیں ہوا تھا نا؟دادی نے پوچھا۔

ظاہر ہے۔قتل کیس تھا۔۔پر پولیس نے ایکسیڈنٹ کیس بول کر بات ختم کردی۔۔۔۔تراب نے چائے کی سپ لی۔۔دادی بغور تراب کی بات سن

رہی تھی۔۔

تو بیٹا۔۔۔تم لے لو۔۔۔اس کیس کو۔۔۔مدھت آراء نے کہا۔۔۔تراب مسکرایا۔۔

میں ایسے کیس نہیں لے سکتا۔۔اپنی مرضی سے۔۔جب تک کہ۔۔۔آگے سے آرڈر نہ آجائے۔۔تراب نے کندھے اچکائے کہا دادی تھوڑا مایوس ہوئی۔۔۔

دادی آپ اداس مت ہو۔۔میں اپنی جان پہچان والے لوگوں سے بات کروں گا اسکے کیس سے متعلق۔۔باقی اللہ بہتر کرے گا۔میں تو اپنی پوری کوشش کروں گا۔۔تراب نے دادی کو تسلی دی۔۔دادی مسکرا اٹھی۔۔

تراب میں سوچ رہی ہوں کہ بیٹا تمہاری شادی کردوں تاکہ میں مرنے سے پہلے تجھے خوشحال دیکھ سکوں۔۔بیٹا تمہارا کیا خیال ہے اس متعلق؟ دادی نے تراب سے پوچھا۔۔۔تراب نے نظریں اپنی دادی پر ٹکائی۔۔

میرا کیا خیال۔۔آپ جو بہتر سمجھے۔۔۔تراب نے کندھے اچکائے۔۔عام انداز سے کہا۔ذہن میں کہی۔۔۔کسی کی جھلک نظر آئی۔۔جسے وہ نظرانداز کرگیا۔۔۔دادی نے حیرانگی سے اپنے پوتے کو ہامی بھرتے دیکھا۔۔انہیں

اس بات کی توقع نہیں تھی۔

اچھاااا۔۔میری نظر میں ہے ایک لڑکی۔۔ماشاءاللہ خوبصورت، باشعور، پڑھی لکھی، تمیزدار اور کیا چاہیے تمہیں بھئی۔دادی نے چمکتی آنکھوں سے تراب کو دیکھا۔۔۔تراب نے قہقہہ لگایا۔۔اپنی دادی کی بات پر۔۔(یعنی وہ ڈھونڈ بھی چکی ہے لڑکی کو۔۔۔بس میرے کے ہامی بھرنے کی دیر تھی۔۔)

بھئی۔۔۔کون ہے وہ محترمہ؟تراب نے مسکراتے کہا وہ انداز لگا چکا تھا کہ اس کی دادی نے کس کو پسند کیا ہے اس کیلئے۔۔۔پر وہ انجان بن گیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم جانتے ہو اسے۔۔۔ابھی کچھ ہی ہفتوں پہلے تو جان پہنان ہوئی تھی ہماری۔۔۔۔دادی نے ہنس کر اسے اشارہ دیا۔۔۔تو تراب جان کر بھی انجان بن گیا۔۔۔اور سوالیہ انداز سے دادی کو دیکھنے لگا۔۔

اوہو۔۔یہی۔۔۔کچھ ہفتوں پہلے۔۔ہماری پڑوس میں نئی فیملی آئی ہے۔ان کی بیٹی۔۔صوفیہ۔۔۔دادی نے جوش سے کہا۔تراب چائے پیتے رکا۔۔۔سارا کچھ دھرا کا دھرا رہ گیا۔۔۔وہ تو کسی اور کا سوچ رہا تھا۔۔۔

ہیں۔۔۔ں۔ں۔ں۔۔وہ لڑکی۔۔۔تراب نے بدمزا ہوکر کہا۔۔۔دادی کو

اس کے انداز پر بہت مزا آیا اور وہ قہقہہ مارنے لگی۔۔۔

تو تم کیا توقع کررہے تھے؟دادی نے مزے سے کہا۔تراب گڑبڑایا۔۔۔

نہیں۔۔۔میں تو کچھ۔۔توقع نہیں کررہا تھا۔۔۔وہ تو بس ایسے ہی حیرانگی ہوئی۔۔آپ تھوڑے وقت پہلے اس لڑکی کی برائی کررہی تھی۔اب اس طرح اچانک آپ کا یوں بدلنا۔۔مجھے حیرت میں ڈال گیا۔تراب نے گڑ بڑا کر وضاحت دی۔۔دادی مسکراہٹ چھپاتی اس کی بات پر سر ہلانے لگی۔۔

بیٹا منا میں سب جانتی ہوں تم کچھ بھی نہ بولو۔۔میں پھر بھی تمہارے دل کی بات جان جاتی ہوں۔دادی نے مسکرا کر کہا۔۔۔تراب نے بے چینی سے پہلو بدلا۔۔۔

ویسے محراب کے بارے میں کیا خیال ہے؟دادی چائے کا سپ لیتی عام انداز سے بولی اور کن آنکھیوں سے تراب کو دیکھا۔۔۔تراب تھوڑا الرٹ ہوا۔۔

کس بارے میں؟تراب نے دوبارہ اداکاری کی۔۔۔دادی نے اسے آنکھیں دکھائی۔۔۔تراب نے آخرکار ہار مان لی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں۔۔۔وہ مجھے اچھی لگی۔۔۔دوسری لڑکیوں کے مقابلے میں۔۔سب سے الگ۔۔کافی میچیور اور بہادر۔۔۔کسی بھی غیر کے ساتھ بات کرتے وقت سخت رہنا۔۔۔کہ اگلا بندہ کوئی فالتو بات بول نہ پائے۔۔۔اور مجھے اسکا یہی انداز پسند آیا۔۔۔تراب نے ہار مانتے ہوئے سب کہہ دیا جو اس کے دل میں تھا۔۔ذہن میں حیدر کا بڑھا ہاتھ اور اس کی آنکھوں کی چمک نظر آئی۔۔اس نے سر جھٹکا۔۔۔اور لمبا سانس کھینچا۔۔

اس کی بات سن کر دادی بہت خوش ہوگئی۔۔وہ یہی چاہتی تھی۔۔۔کہ تراب خود اپنے منہ سے بتائے۔۔۔اپنے دل کی بات۔۔

تو بس ٹھیک۔۔۔۔میں بات کرتی ہوں۔۔۔رشتے کی۔۔۔دادی پرجوش ہوکر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

نہیں دادی۔۔۔یہ ٹھیک وقت نہیں ہے۔۔۔ابھی ایک دو مہینہ اور گزر جائے۔۔۔پھر بات کرلینا۔۔ تراب نے کہا تو دادی تھوڑا بجھ سی گئی۔۔۔

چلو۔۔۔ٹھیک ہے۔۔۔میں بعد میں بات کروں گی۔۔۔دادی خوش ہوتی اندر چلی گئی۔۔

تراب خاموشی سے چیئر پر بیٹھا محراب کے بارے میں سوچنے لگا۔۔۔کہ

اسے کس طرح سے کیس دوبارہ نہ کھلوانے پر راضی کرے۔۔۔تاکہ محراب آگے آنے والی بڑی مصیبتوں سے بچ جائے۔۔

آج مجھے دو دن ہوگئے اور میرے پاؤں ٹھیک نہیں ہوئے۔۔۔۔میں ان دو دن میں ہی اپنے کمرے میں بیٹھے بور ہوگئی ہوں۔۔۔اور یہ دو دن دو سال کے برابر لگے مجھے۔۔اب اپنا دھیان باٹوں۔۔تو ٹی وی میں کچھ بھی دلچسپ نہیں آرہا۔۔۔موبائل کا مجھے شوق نہیں۔۔۔اور کتابیں پڑھ پڑھ کر میں پک چکی ہوں۔۔۔اف کب ٹھیک ہوں گے میرے پاؤں۔۔۔تاکہ میں جلدی سے اجازت لے کر ایڈمیشن فارم جمع کرواؤں اور پھر لندن جاؤں۔۔۔فیشن ڈیزائنر بننے۔۔۔

شانزے۔۔رضا کی آواز آئی تو شانزے چونکی پھر ڈائری کو سائٹ ٹیبل پر رکھ دیا۔۔۔شانزے نے اندر آنے کا کہا تو رضا دروازہ کھولتا۔۔اندر داخل ہوا۔۔اور بیڈ کے سرہانے بیٹھ گیا۔۔۔شانزے خوش ہوگئی۔۔۔رضا کو دیکھ کر۔۔

تمہارے پاؤں ٹھیک ہوئے؟اب تکلیف تو نہیں ہورہی؟رضا نے پاؤں پر نگاہ ڈالی۔۔

چاچو بس تھوڑا درد ہورہا ہے۔۔باقی سب ٹھیک ہے۔شانزے نے مسکرا کر کہا۔۔۔

یعنی اور دو دن کے مکمل ریسٹ سے۔۔تمہارے پاؤں مکمل ٹھیک ہو جائیں گے۔۔۔۔رضا نے کہا۔۔تو شانزے گھبرا گئی۔۔۔

نہیں۔۔۔چاچو میرے پاؤں بالکل ٹھیک ہوگئے۔۔۔مجھے اور ریسٹ کی ضرورت نہیں۔۔۔۔شانزے نے اور دو دن کا ریسٹ۔۔۔سننے پر ڈر کر کہا۔۔۔رضا ہنسنے لگا۔۔۔

اچھاااا۔۔۔رضا نے مزے سے کہا۔۔۔شانزے نے معصوم شکل بنائی اور سر ہلایا۔۔۔

وہ چاچو۔۔۔مجھے آپ سے ایک بات کرنی ہے۔۔۔شانزے نے جھجھک کر کہا۔رضا اسکے چہرے کو غور سے دیکھنے لگا۔۔۔وہ تھوڑا گھبرا رہی تھی۔۔۔

ہاں گڑیا بولو۔۔۔۔میں سن رہا ہوں۔۔۔رضا نے نرمی سے کہا۔۔۔تاکہ اس کی گھبراہٹ اور جھجھک ختم ہوجائے۔۔۔

وہ چاچو میرے کالج والے کچھ کورسس باہر لندن میں کروا رہے ہیں۔ اسٹوڈنٹس کالج کے نام سے لندن سے ڈگری لے سکتے ہیں۔۔۔تو مجھے

بھی لندن جانا ہے ایک کورس کرنے۔۔شانزے نے امید بھری نظر رضا پر ڈالی جو تھوڑا پریشان ہوا لندن کا نام سن کر۔۔۔

کونسا کورس کرنا ہے۔۔۔رضا نے پوچھا۔۔۔

وہ فیشن ڈیزائینگ کا۔۔مجھے اس پروفیشن میں دلچسپی ہے۔۔۔شانزے نے کہا۔۔۔رضا چپ ہوگیا۔۔۔اور کچھ سوچنے لگا۔۔

چاچو۔۔۔میرا خواب ہے فیشن ڈیزائنر بننا۔۔صرف ایک دو سال کی ہی بات ہے۔۔۔مجھے پتہ ہے کہ آپکو یہ پروفیشن اچھا نہیں لگتا۔۔۔پر چاچو مجھے یہ کرنا ہے اور مجھے گولڈن چانس مل رہا ہے۔۔۔لندن جاکر پڑھنے کا۔۔میں اسے کھو نہیں سکتی۔۔۔اور لندن کی ڈگری تو پاکستان میں کافی مانی جاتی ہے اور میرا خواب بھی تو پورا ہوجائے گا۔۔شانزے نے منت کرتے رضا کے دونوں ہاتھوں کو پکڑا۔۔

وہ سب تو ٹھیک ہے۔۔۔پر گڑیا۔۔۔تمہیں اتنا دور بھیجنا۔۔۔۔وہ بھی اکیلے۔۔۔رضا نے الجھ کر کہا۔۔۔

چاچو۔۔۔میرے ساتھ میری دو سہیلیاں جارہی ہیں۔۔۔۔کچھ الگ کورس کرنے اور کالج کے میرے علاوہ اور اسٹوڈنٹس بھی تو جارہے ہیں۔۔چاچو

یہ چانس صرف کچھ اسٹوڈنٹس کیلئے ہیں۔۔۔اور میں ان کچھ اسٹوڈنٹس میں آنا چاہتی ہوں۔۔لاسٹ سیمیسٹر کے بعد جانا ہوگا۔۔۔شانزے نے کہا۔۔۔

لیکن گڑیا پھر بھی۔۔کوئی فیملی ممبر تو نہیں ہوگا نا۔۔۔میں چلا جاتا۔۔۔پر بات سال دو سال کی ہے۔۔یہاں میرا کام رک جائے گا۔۔فیملی ممبر تو ہونا چاہیے۔۔۔رضا نے دوبارہ سمجھایا۔۔۔وہ پریشانی میں گھرِا تھا۔۔۔

پر چاچو۔۔۔میرا فیملی میں ہے ہی کون؟صرف آپ باقی چاچی اور فرحان بھائی۔۔۔تو مجھے اپنا سمجھتے ہی نہیں۔شانزے نے مایوس ہوکر کہا۔۔۔۔رضا چونکا۔۔۔پھر جیسے شانزے کو اپنی بات پر احساس ہوا کہ وہ کیا بول گئی۔۔۔۔رضا شرمندہ ہوا۔۔

چاچو۔۔۔یہ سب چھوڑے۔۔۔میرے ساتھ نا اور بھی اسٹوڈنٹس ہوں گے۔۔۔اور وہ سب ایک ہی ہاسٹل میں رہیں گے۔۔۔جو ہمیں کالج پروائیڈ کرے گا۔۔۔چاچو آپ پلیز تھوڑا سوچ لے۔۔۔پھر چاہے بعد میں منع کردینا۔۔۔شانزے نے کہا۔۔رضا چپ چاپ سوچتا کھڑا ہوا اور باہر چلا گیا۔۔۔وہ اب نئی الجھن کا شکار ہوگیا تھا۔۔

محراب ہاتھ میں فائل کو لئے ایک بینچ پر بیٹھی۔۔۔ارد گرد آتے جاتے لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔یہ پولیس اسیشن کی جگہ تھی۔۔۔جہاں وہ ویٹنگ ایریا میں بینچ پر بیٹھی بے صبری سے انتظار کررہی تھی۔۔اپنے بلاوے کا۔۔

اُس دن کی حرکت پر وہ حیدر کا سامنا کرنے سے کترارہی تھی۔اپنی بیوقوفی پر وہ شرمندہ تھی۔۔۔کہ وہ کس طرح باہر نکل کر سنسان روڈ پر پاگلوں کی طرح بھاگ رہی تھی۔۔وہ اس قدر ڈپریسڈ تھی کہ اسے وہ سب(جو مرچکے ہیں)چلتے پھرتے اور اسے پکارتے نظر آرہے تھے۔۔۔وہ گھبراگئی تھی۔۔۔اپنی حالت سے۔۔۔

اب اس نے فیصلہ کرلیا تھا کہ وہ کیس کو کھلوائے گی۔۔۔

اس لیے وہ ابھی پولیس اسٹیشن میں موجود تھی۔۔دونوں پاؤں کو لٹکائے ۔۔۔مسلسل ایک پیر ہلارہی تھی۔۔اس کے انداز میں بے چینی تھی۔۔کہ جلد اس کی باری آئے تو وہ اندر جائے۔۔

سامنے رکھی دوسری بینچ پر کوئی بزرگ بیٹھا تھا۔۔۔جھریوں سے بھرا چہرہ اور نظر کا چشمہ لگائے اس کی نظر بس ایک نقطے پر تھی۔۔۔وہ ساکن بیٹھا ایک ہی طرف اپنا رخ کیے تکے جارہا تھا۔۔چہرے پر بے بسی نقش

تھی۔۔

محراب نے بزرگ شخص کو دیکھا تو اسے اس کی حالت پر رحم آیا۔۔

انکل۔۔۔آپ کس سلسلے میں۔۔۔پولیس اسٹیشن آئے ہیں؟محراب نے جھجھکتے اپنے دل میں مچلتا سوال۔۔آخرکار پوچھ ہی لیا۔۔

وہ شخص جیسے اپنی سوچوں سے باہر نکلا۔۔۔اور چونکا۔۔۔نظر اٹھائی تو آنکھیں سرخ تھی اس کی۔۔

جیسے وہ شخص کئی راتوں سے سویا ہی نہیں۔۔۔آنکھوں کے نیچے پڑے حلقے۔۔۔اس بات کی گواہی دے رہے تھے۔۔

جی بیٹا۔۔۔آپ نے کیا کہا۔۔۔؟مجھے سنائی نہیں دیا۔۔۔بزرگ نے شائستگی سے کہا۔۔۔تو محراب اپنی بات دہرائی۔۔

اپنے پوتی کے سلسلے کی وجہ سے۔۔۔بزرگ نے دکھ سے کہا۔۔تو محراب نے پھر پوچھا۔۔کیا ہوا۔۔۔آپ کی پوتی کو۔۔۔؟

میری پوتی کو قتل کردیا۔۔میرے چچا زاد بھائی اور اس کی فیملی نے مل کر۔۔۔وہ شخص بتاتے ہوئے روپڑا۔۔۔جیسے یہ سب بتاکر اسے تکلیف پہنچی ہو۔۔۔

پر انکل۔۔۔کیوں؟ محراب نے الجھ کر کہا۔۔۔بزرگ نے روتے ہوئے سر اٹھائے محراب کو دیکھا۔۔

کیونکہ میرا چچا زاد بھائی اپنے بیٹے سے میری پوتی کی شادی کروانا چاہتا تھا۔۔تاکہ تھوڑی بہت پروپرٹی۔۔۔جو میں نے اپنی پوتی کے نام کی ہوئی تھی۔۔۔وہ سب یہ ہتھیا سکے۔۔۔مجھے اس کی لالچی سوچ معلوم تھی۔۔تو میں نے اپنی پوتی کی شادی کہی اور کروانی چاہی۔۔۔پر شادی کی رات کار ایکسیڈینٹ میں انہوں نے اسے قتل کروادیا۔مارنا تو وہ ہم دونوں کو چاہتے تھے۔۔پر میں بچ گیا اور وہ مجھ کو اکیلا چھوڑ گئی۔۔۔میں نے اسے بچانے کی کوشش کی۔۔پر وہ پھر بھی۔۔مرگئی۔۔وہ آخری وقت دلہن کے لباس میں خوبصورت اور معصوم لگ رہی تھی۔۔میری نظر جب بھی اس پر پڑرہی تھی۔۔تو وہ معصومیت سے مسکرارہی تھی۔۔وہ پاک تھی۔۔گناہوں سے۔۔۔

کچھ لمحے وہ بزرگ خاموش ہوگیا۔۔ہچکیوں سے روتے اسنے سر اٹھائے محراب کو دیکھا۔۔

کوئی کیسے کسی معصوم کی باآسانی جان لے لیتا ہے۔کیا اسے خوف نہیں ہے خدا کا۔۔جو سب دیکھ اور سن رہا ہے۔۔اسے یہ نہیں پتہ کہ۔۔۔اگر

وہ دنیا کی عدالت سے بچ نکلا۔۔پر وہ اللہ کی عدالت میں تو پیش ہوگا۔۔ اسے اس وقت اپنے گناہ کندھے پر لادھے اللہ کے سامنے کھڑے ہوتے شرمندگی نہیں ہوگی۔۔۔وہ پوچھ رہا تھا۔۔

اگر انسان یہ سب باتیں سوچنے لگ جائے نا۔۔۔تو وہ کبھی اس خوف میں کوئی گناہ ہی نہ کرے۔۔۔محراب نے ہلکی آواز میں بڑبڑائی۔۔اسے کچھ یاد آیا۔۔۔وہ سر جھٹکتی۔۔ان سوچوں سے آزاد ہوئی۔۔

حوالدار نے آکر بزرگ کو اندر آنے کو کہا تو وہ جلدی اندر کی جانب چل دیا۔۔جبکہ محراب کو ایک نئی سوچ نے آگھیرا۔۔

کیا خونی رشتے بھی۔۔خون بہانے پر اُتر آتے ہیں؟۔۔کیا انسان کی زندگی ایسی ہی گزرجائے گی۔اپنے ارد گرد مخلص رشتوں کی تلاش میں۔۔۔؟

یہ سوچ کر وہ گھبراگئی۔۔وہ اٹھ کھڑی ہوئی اور باہر نکل آئی۔۔کیبن سے۔۔

❤جاری❤

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیوایرا میگزین (New Era Magazine) کیلیئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلیئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیوایرا میگزین